الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں لکھا جاسکتا ہے، کیونکہ عہدرسالت ﷺ میں کتاب اللہ کی کتابت اعراب و نقاط کے بغیر ہوا کرتی تھی اور مصحف عثمانی بھی بغیر اعراب کے تھا، لیکن دین اسلام کے بلاد عجم میں داخل ہوتے ہی قرآنی آیات پر اعراب اور نقطے لگانے کی اشد ضرورت محسوس ہوئی، جس کے پیش نظر نقاط واعراب والے مصاحف کی تیاری کا سلسلہ شروع ہوا۔چنانچہ مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عربوں کے اوائل ادوار میں اعراب (زبر، زیر، پیش) اور نقاط کا استعمال ناپید تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی زبان اغلاط سے پاک اور زبانیں نہایت شستہ تھیں، اس لیے انہیں اعراب ونقاط کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب اسلام میں نئی اقوام کی آمد ہوئی، جن میں سے عجمی لوگ بھی شامل تھے۔ ان کے لیے قرآن کی زبان پڑھنا مشکل تھا، (اس لیے نقاط واعراب کی ضرورت پیش آئی) بلکہ یہ بھی منقول ہے کہ ابوالاسود الدؤلی نے ایک شخص کو قرآن کی تلاوت کرتے سنا جو اس آیت

(أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ '' (سورة التوبة: 3''

''اللہ مشرکوں سے بیزار ہے، اور اس کا رسول بھی''

میں لفظ رسول کو مجرور پڑھ رہا تھا، (اس صورت میں آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مشرکین اور اپنے رسول سے بریٔ الذمہ ہیں۔ نعوذباللہ)۔ یہ قراءت سن کر ابوالاسود الدؤلی بہت پریشان ہوئے، چنانچہ وہ والیٔ بصر زیاد کے پاس گئے اور عرض کیا: آپ کا جو مجھ سے مطالبہ تھا میں اس کی تعمیل کے لیے تیار ہوں۔ زیاد نے اس سے قبل ان سے درخواست کی تھی کے وہ قرآن حکیم پر علامات (اعراب ونقاط) لگادیں، پہلے تو وہ اس کام کے لیے تیار نہ پر آمادہ ہوئے اور خوب محنت سے اعراب ونقاط کا کام کیا، پھر انہی کے منہج پر چلتے ہوئے قراء کرام نے اعراب ونقاط کی مختلف صورتیں اپنائیں اور اعراب و نقاط کی جدید صورت ہوئے، لیکن اس حادثے کے بعد وہ اس کام علماکرام شروع اسلام میں قرآنی آیات پر اعراب ونقاط کو مکروہ خیال کرتے تھے، لیکن اسلام کا دائرہ کار وسیع ہونے (1/407،408 : ان سابقہ علامات کی جدید اور معیار شکل ہے۔ (مناہل العرفان فی علوم القرآن اور اسلام بلاد عجم میں داخل ہونے کی صورت میں علمانے مصحف کے اعراب ونقاط کی شکل میں لکھنے کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ اس سے قرآن کی تلاوت میں اغلاط اور تغییر وتبدیل کے مواقع کم ہیں۔

امام نووی اپنی کتاب التبیان میں بیان کرتے ہیں: علماء کہتے ہیں کہ قرآن کریم کو اعراب ونقاط کے ساتھ لکھنا مستحب عمل ہے، کیونکہ یہ عمل تلاوت میں واقع ہونے والی اغلاط سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ (مناہل العرفان: 1/409)۔

لہذا قرآن کو اعراب ونقاط کی شکل میں لکھنا مستحب عمل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوة

محدث فتویٰ کمیٹی